وشٹے کا کو تھا مدھ بھاگ میں کیسے سوچی ہوئے۔

بابا نانک صاحب کی رائے

پھر سری مہاستی پاربتی جی مہاراج نے بابا نانک صاحب کی رائے بتلائی کہ بابا نانک صاحب نے بھی شبد میں اشنان کرنے کو سوچی نہیں مانا ہے۔ سے شبد

سوچے سو نہ نانکا ٭ بیٹھے پنڈا دھو
سوچے سوہی نانکا ٭ جس من وسیا سو

اور ایسا بھی کہا ہے۔ کہ سے

جل کے منجن جے گت ہوئے۔ مینڈک نت نت نہاوین
جیسے مینڈک تیسے وہ نر۔ پھر پھر جونی پاوین۔

کبیر صاحب کی رائے اشنان کے بارے میں۔

اس کے بعد سری مہاستی جی مہاراج نے کبیر جی کی رائے بتلائی کہ کبیر جی نے اشنان کو کیا مانا ہے۔ سے

کبیرا جلی نہاوتے دِل کھوٹے من چوڑ
باہروں دھوتی تونبری اندروں بیسئر گھور
ساہد و پیلے بن نہاتیاں چور سو چور دچور
صاحب کی کر بندگی تو بھی صاحب ہو

وغیرہ وغیرہ

اور سری مہاستی پاربتی جی مہاراج نے اشنان کے بارے میں جب یہ سدھیہ کر دیا کہ برہم چاریوں کے

لئے اشنان کا کرنا نہ صرف جین ہی میں منع ہے۔ بلکہ دیگر مت والوں نے بھی اس سے اتفاق کیا ہے۔ کیونکہ شاستروں میں دو پرکار کے اشنان برتن کئے ہیں۔ جو ذیل میں درج ہیں۔

درب (باچہ) سنان اور بھاؤ (ابھنتر) سنان یعنی بیرونی و اندرونی مثلاً ایک پرش نیند میں سوتا پڑا ہے۔ اسکو ایک مچھر نے کاٹا تو اوس نے نیند کی غفلت ہی میں پاؤں سے پاؤں مل ڈالا۔ تو وہ مچھر مر گیا۔ اور اس کا خون پاؤں پر لگ گیا۔ ایک اور دوسرے آدمی کو نیند میں مچھر نے کاٹا اوس نے جاگ کر بلا خیال مارنے کے پاؤں سے پاؤں مل ڈالا۔ ایسے ہی تیسرے کو مچھر نے کاٹا۔ تو اوس نے جاگ کر مچھر پر غصہ لاکر دانت پیس کر مل ڈالا اب صبح ہونے پر جو شخص کہتے ہیں۔ کہ اشنان کرنے سے ہمارے پاپ دور ہو جاویں گے۔ مگر نہیں بیرونی اشنان یعنی جل کے اشنان کرنے سے بیرونی یعنی بدن کے اوپر کی میل اترتی ہے۔ مگر اندرونی میل یعنی کئے ہوئے پاپ کرم ہرگز دور نہیں ہونگے۔ جیسے پہلے شخص سے نیند کی غفلت میں یعنی بےخبری میں مچھر مارا گیا تھا۔ جس کو انا درشٹ پاپ بھی کہتے ہیں۔ اوس کا بیرونی اشنان یعنی جل کے اشنان کرنے سے جو مچھر کا خون لگ گیا تھا وہ اتر گیا۔ مگر بےخبری میں جو مچھر کے پران ناش ہونے سے جو ہنسا کا دوشن یعنی انادرشٹ پاپ لگا تھا۔

وہ نہیں اُترا وہ کیسے اُترتا ہے۔ وہ انتر نگ (اندرونی) اشنان یعنی پرمیشور کے نام لینے سے یعنی جاپ کرنے سے اُترتا ہے۔ جس کو سوادھائے بھی کہتے ہیں۔ دوسرے شخص نے جاگرت ہو کر بلا خیال کے مچھر مارا تھا۔ یہ پاپ نام لینے سے بھی نہیں اُتریگا۔ یہ پاپ دان دینے سے۔ اُترتا ہے۔ تیسرے شخص نے دیدہ دانستہ تم میں یعنی غصّہ میں بھر کر دانت پیس کر مچھر کو مارا یہ پاپ دان دیغ سے بھی نہیں اتریگا۔ یہ پاپ تپسیہ کرنے سے اُترتا ہے۔ اگر مذکورہ بالا تینوں دھرموں میں سے ایک دھرم بھی نہ کیا جاوے۔ تو پھر اِن پاپوں کا پھل پرلوگ یعنی نیچ گتی میں بھوگنا پڑیگا۔ یتھا (درشٹانت)

کسی شخص کا رومال زمین پر گر پڑا اوس کو گرد لگ گیا تو جھاڑنے سے صاف ہو گیا۔ جیسا کہ ط ۱ والے آدمی کا پاپ تھا۔ اگر گیلا رومال زمین پر گرے تو جھاڑنے سے گرد۔ نہیں اُتر سکتی وہ دھوپ میں سُکھا کر مل ڈالنے سے اُترتی ہے۔ جیسا کہ ط ۲ والے آدمی کا پاپ تھا۔ اگر چکنا رومال کو زمین پر گر پڑے تو اوس کا گرد دھوپ میں سُکھانے سے یا ملنے سے بھی نہیں اترتا وہ سجّی صابون کے لگانے اور کھنب پر چڑھانے سے اور سلا پر پچھارنے سے اُترتا ہے۔ جیسا کہ ط ۳ والے آدمی کا پاپ تھا۔ یعنی کسی سے ہنسیا وغیرہ کا پاپ بے خبری میں ہو جائے تو نمبر ۱ سوکھے رومال کی طرح پچھام ددکروں کے دینے سے یعنی بھول

مانسے سے یا نام لینے سے اُتر جاتا ہے۔ جو جان کر بیہار ماتر میں یعنی معمولی طور سے پاپ کیا جائے تو نمبر۲ گیلے رومال کی طرح دان دینے سے یا کچھ ڈنڈ پراچیت لینے سے اُتر جاتا ہے۔ اور جو پاپ جیو ہنسیا وغیرہ دیدہ دانستہ کام کے بس یا کرودھ کے بس یا زبان کے سواد وغیرہ لوبھ کے بس کیا جاوے تو وہ نمبر۳ چکنے رومال کیطرح کٹھن تپسیہ کرنے سے اور سنجم و برہم چریہ وغیرہ کٹھن سادھناؤں سے اُترتا ہے۔ ورنہ یہ لوگ میں کئی طرح کے سببوں سے طرح طرح کی تکلیفوں سے بھوگنا پڑیگا
پس اِن باتوں کو سنکر لوگ بہت پرسن چت ہوئے اور آپکی از حد تعریف کرنے لگے اور نِندیا کرنے والے اشخاص لاجواب ہو کر چپ رہے۔

ضروری نوٹ

پوہ شدی ۹ کو سوّلویں ترتھنکر سری مدبھگوان شانتی ناتھ جی مہاراج کا گیان کلیان ہوا ہے۔

پوہ شدی ۱۰

جین مُنی اور براہمن کی بحث

دوسرے سوال کا جواب

سری مہاستی پاربتی جی مہاراج جب پہلے سوال کا

تسلی بخش جواب دے چکیں۔ تو آپ نے دوسرے سوال کا جواب حسب ذیل دیا۔

آپ نے فرمایا یہ جو دوسرا بھائی کہتا ہے۔ کہ شنکراچاریہ کہہ گئے ہیں۔ کہ جینیوں کے درشن نہ کرنا چاہیئے۔ اِس کا کارن بھی دویش ہی ہے۔ اِس وقت مجھے سری سوامی رتن چندجی مہاراج کی ایک پُرانی بات بھی یاد آ گئی ہے وہ یہ ہے۔ کہ سمت ۱۹۱۸ یا سمت ۱۹۱۹ کا ذکر ہے۔ کہ ایک روز سوامی رتن چندجی مہاراج جو اکثر آگرہ میں رہا کرتے تھے حسب معمول قلعہ کے نزدیک راستہ سے ہوکر جمنا کے کنارے کی طرف دِشا فراغت کے واسطے جا رہے تھے۔ کہ راستہ میں جمنا سے ایک براہمن آتا ہوا ملا جس نے سوامی جی کو دیکھکر سر ہلایا۔ سوامی جی بولے۔ کیوں۔ سر کیوں ہلایا۔ براہمن بولا۔ اِس لئے کہ تمہارے درشن سے نرک ملتی ہے۔ سوامی جی مُسکرا کر بھلا تمہارے درشن سے کیا ملتا ہے۔ برہمن۔ ہمارے درشن سے سورگ ملتا ہے سوامی جی۔ تو خیر ہم تو بڑے لابھ میں رہے۔ کیونکہ تیرے درشن ہم کو ہوئے ہیں۔ ہم کو تو سورگ ملیگا۔ اور تجکو نرک ملیگی۔

برہمن شرمندہ ہوکر اور ذرا چُپ رہکر اجی۔ ہمارے شنکراچاریہ شنکر دِگ وجئے میں سکھشا دے گئے ہیں۔ کہ جینیوں کے درشن کرنے نہ چاہیئے ایسا شلوک بھی لکھا ہے۔

شلوک

न पठेद्यावनीं भाषां न गच्छेज्जैनमन्दिरे
हस्तिना ताड्यमानोऽपि प्राणैः कण्ठगतैरपि
॥३॥

ارتھ مت پڑھنا یاَمَنی بھاشا (ملیچھوں کی بھاشا عربی فارسی وغیرہ) ہاتھی مارنے کو آتا ہو۔ اس سے ڈر کر بھی پران کنٹھ میں آجاویں۔ تو بھی جین مندر میں مت جانا ÷ سوامی جی ÷ جینیوں نے بُرائی کیا کی تھی۔ کہ جس کے کارن شنکراچاریہ نے ایسا لکھا ہے۔ اس بُرائی کا بھی تو کہیں ذکر کیا ہی ہوگا ÷

براہمن ÷ ذرہ چُپ رہ کر۔ ایسا لکھا تو یاد نہیں ہے ÷

سوامی جی ÷ کیوں۔ یہ یاد کیوں نہ رہا۔ لو میں یاد کرادیتا ہوں۔ وہی شنکر اچاریہ جو قریباً سمت بکرم میں ہوئے ہیں۔ جو بال اوستھا (چھوٹی عمر) میں سنیاسی بنے تھے اور ۳۲ سال کی عمر میں گذر گئے تھے۔ لیکن اندگری کرت شنکر دِگ وِجے کے پڑھنے سے ایسا سِدّھ ہوتا ہے کہ جب منڈن برہمن کی اِستری سرس بانی سرستی ہر شنکا۔ رس کی چرچا میں نِراوتر (لاجواب) ہو گئے۔ تو ایک مِرت راجا (مرے ہوئے راجا) کے سریر (جسم) میں پرویش کرکے (داخل ہوکر) اس کی رانی سے نانا پرکار (طرح طرح) کے بھوگ (عیش وعشرت) کرکے وام مارگی ہو گئے تھے۔

چنانچہ آگم پرکاش گرنتھ کا کرتا (مصنف) بھی کہتا ہے کہ شنکر سوامی ساکت یعنی وام مارگی تھے۔ جسکا حوالا آتما رام جی سمیگی نے بھی اپنے بنائے ہوئے گیان تمربھا سکر کے پرتھم کھنڈ میں لکھتے ہیں۔ کہ شنکراچاریہ آدویت بادی پرم ہنس تھے۔

خیر کچھ ہی ہو مگر ویدک ہنسا کو آہنسا کہتے تھے یعنے یہ کہ یگ میں ویدوں کے انوکول پشو ودھ کرنے میں دوش نہیں ہے۔ وغیرہ وغیرہ

پوہ شدی ۱۱

شنکراچاریہ کا مت اوسکا بودھوں اور جینیوں سے سلوک

سری سوامی رتن چندجی مہاراج نے اوس براہمن کو بیرپہ کہا کہ منوجی نے بھی منوسمرتی کے پانچویں ادھائے کے شلوک ۳۹ و ۴۱ میں لکھا ہے۔ شلوک

यज्ञार्थं पशवः सृष्टाः स्वयमेव स्वयंभुवा ॥
यज्ञस्य भूत्यै सर्वस्य । तस्माद्यज्ञे वधोऽवधः ॥
मधुपर्के च यज्ञे च । पितृदैवतकर्मणि ॥
अत्रैव पशवो हिंस्या । नान्यत्रेत्यब्रवीन्मनुः ४१

یہ منو سمرتی سمت ۱۹۵۰ کی چھاپہ شدہ بمبئی و سمت ۱۹۵۹ کی کلیان بمبئی ترتیبہ برتی کلک بہت برچتنگ انوربتھ والس میں دیکھو۔

ارتھ یگ کی شدھی کے لئے پرجاپتی یعنی برہما نے آپ ہی پشو اتپن کئے ہیں۔ یگ سب جگت کی بردھی کیلئے ہوتی ہے۔ اس لئے یگ میں پشو ہوم کرنا (مارنا) ہے وہ آودہ ہے۔ یعنی ہنسا نہیں ہے۔ ٹیکا۔ سمانس۔ مدہو پرک یعنی مانس بنا مدہو پرک نہیں ہوتا۔ اس لئے مدہو پرک میں اور یگ میں ۔ اور یوتشٹ آدمی پتر تہا دیو کرم میں پشو مارنے یوگ ہیں۔ اور جگہ نہیں منوجی نے یہ کہا ہے۔

مگر جینی اور بدھ یہ فرماتے تھے۔ کہ وہ وید ہی کیا۔ کہ جس میں پشو ودھ لکھا ہے اور وہ یگ ہی کیا ہے۔ کہ جہاں رُدر (خون) کی نالی بہتی ہو یہ تو ودہ بھومی بھیڑی یتہا شلوک

यूपं छित्वा पशून् हत्वा। कृत्वा रुधिरकर्दमं
यद्येवं गम्यते स्वर्गे नरके केन गम्यते ॥१॥

ارتھ۔ یگ میں ایک یوپ (استھمبھ) کھڑا کیا جاتا ہے۔ جس سے پشو باندھے جاتے ہیں۔ پھر وہ پشو مار کر یا جیتے (زندہ) ہی اگنی میں ڈال دئے جاتے ہیں۔ اور وہاں کیا جاتا ہے۔ خون کا کیچڑ یدی ایسا کرنے سے سُرگ میں جاوے تو نرک میں کس کرکے جا سکتا ہے۔ اس سے

سیدہ (ثابت) ہوا کہ اس کرم سے نرک میں جائے گا
نہ کہ سورگ میں۔

پس اِس بات پر تکرار تہا تب شنکراچارج کریکھش
میں کئی راجے ہو گئے کیوں نہ ہوں اُنکو ایسی سکھشا سے
ایسی آزادی مل گئی کہ یگ میں بنائے ہوئے مانس کو
کہا بھی لیں اور پہر سرگ بھی مل جائیے یتہا (شلوک ۲۷)
منوسمرتی ادھائے پانچواں

प्रोक्षितं भक्षयेन्मांसं। ब्राह्मणानां च काम्यया
यथाविधि नियुक्तस्तु प्राणानामेव चात्यये
॥२७॥

ارتھ براہمنوں کی کامنا (خواہش) مانس کے بھکشن۔
کرنے کی ہو تو یگ میں پروکشن ودی سے یعنی ویدمنتر
انوسار شدہ کرکے بھکشن کرلے اور سرادھ میں مدھوپرک
سے۔

پس شنکراچاریہ نے بودھوں کو کہیں تو قتل کرادیا اور
کہیں سے نکلوا ہی دیا۔ جینیوں کے شاستروں کو پھونک دیے
اور کچھ پانی میں ڈلوا دئے علاوہ ازیں ایسے ظلم وستم کے
یہ بھی کہہ گئے کہ جینیوں کے ماتھے نہیں لگنا (درشن) نہ
کرنا۔ بھلا تم ہی بتلاؤ کہ اِس میں جینیوں کا کیا قصور ہے

پوہ شدی ۱۲

جَین مُنی اور براہمن کی بحث کا نتیجہ

جب سوامی جی کے بچنوں سے براہمن کی تسلی ہوگئی تو وہ براہمن کچھ لاجواب سا ہوکر بولا اجی جین مت میں تیاگ ویراگ گیان تپسیا آدی ورت تو اچھے ہیں۔ پرانتو سراوگیون میں قصور ہے تو ایک

سوامی جی۔ لگے کیوں۔ کہو کہو کیا قصور ہے۔ براہمن بس یہی کہ سراوگی نہاتے نہیں۔ ویشنو لوگ نہا لیتے ہیں۔ سوامی جی بس سراوگیون کے سارے گن چھوڑ کر کیول ایک یاچہ بِرتی اشنان کو پردہان رکھکر ویشنو بے قصور بن بیٹھے۔ کیا اسی کا نام پنڈتائی ہے۔ خیر جینیوں کو گئو (گائے) سمجھ لو جو کبھی نہیں نہاتی ہے۔ اور ویشنوؤں کو بھینس سمجھ لو جو روزمرہ پانی میں غوطے لگاتی ہے۔ مگر یاد رکھنا کہ نہ نہانے والی گؤ کا تو موتر (پیشاب) پی کر وہی ویشنو پوتر (پاک) ہونا مانتے ہیں اور نت نہانے والی بھینس کا درشن بھی اچھا نہیں مانتے ہیں براہمن نے جب یہ سوامی جی کی تقریر سچائی سے بھری ہوئی سنی۔ تو لاجواب ہوا اور شرمندہ سا ہوکر ہنس کر چلا گیا سوامی جی بھی اپنے کاریہ میں لگ گئے۔ یہ سوامی جی اور براہمن کی بحث سنا کر پھر سری مہاستی جی مہاراج نے فرمایا کہ اے

سرو تاجنو۔ اب تم خود ہی وچار کر لو کہ یہ دویش بھاؤ نہیں ہے۔ تو اور کیا ہے۔ در اصل تو یوں ہے۔ کہ ایسی پوتر (بے عیب) آہنسیا دھرم کے کئی متانتری لوگ دویشی ہیں۔ کیونکہ جین (ماما شاسنی) ہیں یعنی مدماتس کا استعمال اُن میں قطعی نہیں ہے دیا کا ہی زیادہ تر پرچار کرتے ہیں۔ اور۔ اور انیک مت والے جو آہنسیا کو پرم دھرم کہتے ہیں۔ مگر آہنسیا کو پرم دھرم کہتے ہوئے بھی زبان کے بس مدماتس آہاری بنکر ہنسیا سے بچ نہیں سکتے۔ یعنی کوئی یگ کے بہانہ سے کوئی بیتردان کے نام سے کوئی جھٹکے سے کوئی حلال ہنسیا کو بے دوس کہہ کر اوس کو کر ہی لیتے ہیں۔ اس لئے وہ لوگ خود اچھے جنو کی غرض سے جینیوں کے دیا۔ سمہ آدمی مہتو (بڑا پن) کے بیش کو نہ سہن کرتے ہوئے یا اُن کے اصولوں کو نہ جانتے ہوئے۔ یا کسی مانس آہاری ہنسک کے بہکائے ہوئے جین کو کوئی ناستک کہہ دیتا ہے۔ کوئی کہتا ہے جینی ایشور کو نہیں مانتے کوئی کہہ دیتا ہے نہاتے نہیں ہیں۔ کوئی کہتا ہے میلے رہتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ یہ سب کیول دویش بھاؤ ہی کا کارن ہے کسی پنڈت نے کہا بھی ہے ؎

मूर्खाणां पण्डिता द्वेष्या । निर्धनानां
महाधनाः ॥ व्रतिनः पापशीलानां
असतीनां कुलस्त्रियः ॥११॥

ارتھ مورکھوں کو پنڈتوں سے دویش ہوتا ہے۔ اور نر دھنیوں کو دھن والوں سے دویش ہوتا ہے۔ پاپ شیلوں

یعنی پاپ کرنے کے سبہاؤں والوں کو۔ دیا ستھ آدی ورت کے پالنے والوں سے دویش ہوتا ہے۔ آستی یعنی بیچار نیئوں کو کل استریوں یعنی ستیوں سے دویش ہوتا ہے۔ پس سب دویش بہاؤ کے ہی کارن ہیں۔

ضروری نوٹ

پوہ شدی ۱۲ کو دوسرے تر تھنکر شری مدبھگوان اجت ناتھ جی مہاراج کا جنم کلیان ہوا ہے۔

پوہ شدی ۱۳

تیسرے سوال کا جواب وِواہ میں آٹے کی گئو بنانا جھوٹھ ہے

سری مہاستی پاربتی جی مہاراج نے تیسرے سوال کے جواب میں فرمایا کہ اس بھائی نے جو کہا کہ لوگ ایسا کہتے ہیں۔ کہ جینی لوگ بیاہ میں آٹے کی گئو بنا کر ودہ کرتے ہیں۔ یہ کہنے والوں کی اگیانتا ہے۔ کیونکہ جین ایسا کام کدا پی کرنے کی آگیا نہیں دے سکتا۔ اس لئے دُشٹ کاریہ کا کرنا تو درکنار رہا جینی لوگ ودہ کے نام ماتر سے بھی گھرنا (نفرت) کرتے ہیں۔ پھر سری مہاستی جی مہاراج

نے فرمایا کہ جینی لوگوں کے بیاہ شادیوں کے موقوں پر
پھیرے دوانے تک کے کام اکثر براہمن لوگ ہی انجام
دیتے ہیں۔ جو کارروائی اُن موقوں پر جینی کرتے ہونگے
وہ ظاہر ہے۔ کہ حسب ہدایات براہمناں ہی کرتے ہونگے
اس لئے یہ پرسن براہمنوں سے تعلق رکھتا ہے۔ اُنہی سے
دریافت کرنا یوگ ہے۔ کہ اُنہوں نے وِواہ (شادی) کے
وقت ویدوں کے انوسار (مطابق) کیا کیا وِدھیں (طریقے)
بتلائے ہیں۔ کیونکہ آپ سب جانتے ہیں۔ کہ ہم جین سادھو
گہرستیوں کے کسی بہی سنساری کاریہ میں شامل نہیں ہوتے
بلکہ وِواہ (شادی) والے گہر میں بہکشیا لینے کو بھی نہیں
جاتے ہیں۔ اِسلئے وِواہ کی ریتی کو براہمن ہی جانتے ہونگے
پہر سری مہاشتی جی مہاراج نے فرمایا کہ اِس بات
کو تو ہم بھی بخوبی تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ایسا دُشٹ اکاریہ جینی
لوگ کسی کے ورغلانے یعنی بہکانے پر بہی ہرگز ہرگز نہ
کرتے ہونگے۔ کیونکہ جین سوتر تو خاص دیا ہی کے خزانے
ہیں۔ تو پہر ان کے ماننے والے ایسا اکاریہ کر ہی نہیں سکتے
اے بھائی جو لوگ ایسا کہکر تمکو بہرم جال میں پہنساتے ہیں
اِن ہی کے دہرم شاستر منوسمرتی میں ایسے شلوک ہیں
دیکھو منوسمرتی ادہیائے پانچواں شلوک ۳۷

कुर्याद् घृतपशुं सङ्गे कुर्यात्पिष्टपशुं-
तथा ।। नत्वेवतु वृथा हन्तुं पशुमिच्छेत
कदा-चन।।२।। श्लोक नं. ३७।।

ارتھ جو بہت ہی کہانے کی اِچھیا (خواہش) یعنی مانس کہانے کی اچھیا ہو تو گہی کا اتھواچن (آئے) کا پشو بنا کے کہائے اور دیوتاؤں کے نمت بنا کبھی پشوؤں کے مارنے کی اچھیا (خواہش) نہ کرے۔

اب سوچنا چاہیئے کہ اس جگہ پشو شبد میں سب ہی پشو آگئے خواہ گئو ہو خواہ گھوڑا خواہ بکرا ہو خواہ بھیڑ یہاں پر کسی خاص حیوان کا نام تو لکھا ہی نہیں ہے۔ پس اپنے شاستروں کے ایسے لکھنے پر غور نہ کرکے دیاوانوں (رحم دِلی) اشخاص کے ذمہ دوش (الزام) دہرنے دویش بہاؤ (عداوت) نہیں ہے تو اور کیا ہے۔

پوہ شدی ۱۳

چوتھے سوال کے جواب میں بابا نانک صاحب نے جین کی تعریف کی ہے۔

چوتھے سوال کے جواب میں سری مہاستی پاربتی جی مہاراج نے فرمایا۔ کہ یہ جو چوتھا بھائی کہتا ہے کہ بابا نانک صاحب نے گرنتھ صاحب میں جین دہرم کی نندیا کی ہے۔ یعنی

آد گرنتھ صاحب ماجھا دیوار شلوک۔ محلہ پہلے میں یہ لکھا ہے
سر کھوہائیں پیوں ملوانی ۔۔۔ ٭ جو ٹھا منگ منگ کھائیں
پھول پھدست منہ بین بھڑاساں ٭ پانی دیکھ سنگائیں
بھیڈاں وانگوں سر کھوہائیں ٭ بھرئیں ہتھ سوائیں
ماں پیوں کِرت گنوائیں ٭ ٹبر رو دن ڈھائیں
اوتھاں پنڈ نہ پتل کِریا ٭ نہ دیوا موئے کے تھاؤں پائیں
اٹھسٹھ تیرتھ دیں نہ ڈھوئیں ٭ براہمن ان نہ کھائیں
سدا کچیل رہیں دِن راتیں ٭ متھے ٹیکا نائیں ۔ وغیرہ وغیرہ

یہ کہنا بے سمجھی کا ہے۔ کہ بابا نانک صاحب نے یہ جین مت کے بارے میں لکھا ہے۔ کیونکہ وہاں جین مت کا قطعی نام نہیں ہے۔ جب جین ایسے کام ہی نہیں کرتا ہے۔ تو وہ جین کا نام لکھتے ہی کس طرح۔

پس یہ جو کچھ لکھا ہے۔ وہ نامعلوم کہ کن سر بھنگیوں کے لئے لکھا ہے۔ پس جین مت کی بابا نانک صاحب نے کہیں بھی نِند یا (برائی) نہیں لکھی۔ البتہ انہوں نے جین مت کی بڑائی ضرور لکھی ہے۔ دیکھو سکھمنی صاحب اشٹ پدی ۵

نیولی کرم کریں بہو آسن جین مارگ سنجم اتِ سادھن
یعنی جین مارگ میں سنجم کی اتی (بہت ہی اچھی اعلیٰ درجہ کی) سادھنا ہے۔

جب سری مہاتی جی مہاراج نے یہ ثابت کر دیا۔ کہ بابا نانک صاحب ایسے شخص نہ تھے کہ وہ جین دھرم جیسے

سِکھ پِہت کاری پوِتر دہرم کی نِندیا کرتے۔ بلکہ اُن کے واکوں سے یہ ثابت کردیا کہ انہوں نے جین مارگ کی سادہنا کو اعلیٰ درجہ کا تسلیم کیا ہے۔ تو سروتا جن نہایت ہی خوش ہوئے اور جو انکا یہ شک تھا کہ جین دہرم کے بارے میں بابا نانک صاحب کا خیال اچّھا نہ تھا۔ دور ہوگیا۔ پھر سری مہاستی پاربتی جی مہاراج نے یہ فرمایا کہ جو نِندیا میں داخل کیا ہے۔ کہ متھے ٹیکا ناہِن۔ تو کیا سِکھ لوگ متھے پر ٹیکا کرتے ہیں۔ ہم نے تو کبھی نہیں دیکھے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ یہ جو نِندیا میں داخل کیا ہے۔ کہ اوناں پنڈ نہ پتّل کِریا نہ دیوا موئے کی تہاؤں پائیں۔ اٹھ سٹھ تیرتھ دین نہ ڈھوئیں۔ براہمن اَن نہ کھائیں۔

اِس پر بھی وچار کرکے دیکھو کہ کیسی غلطی کی بات ہے کہ یہاں پر تو اِس طرح لکھا ہے۔ اور پھر اِن ہی باتوں کا بابا نانک صاحب نے خود ہی کھنڈن کیا ہے۔ دیکھو جنم ساکھی گورو نانک صاحب بحروف اردو امرت سر پریس میں چھپی۔ جِسکا صفحہ ۲۰۷ جب گوروجی کا دیہانت ہونے لگا۔ تب سنگت نے پوچھا۔ کہ آپ کے دیوا بتّی وغیرہ کیا کریں۔ تب گوروجی نے کہا۔ راگ آسا م ۱

دیوا میرا ایک نام۔ دُکھ وِچ پایا تیل
اُن چانن اوہ سوکھیا۔ چُکّا جم سو میل
لوکا وُ پنڈ پتل میری کیسو کریا سچ نام کرتار

ایتھے او تھے آگے پیچھے۔ رایہ میرا آدھار
گنگ بنارس صِفت تمہارئی نہاویں آتم رام
ساچا نہاون تاں تھیئے۔ جہان ایہ نس لاگو بہاؤں۔

سری مہاستی جی مہاراج نے فرمایا کہ دیکھو بابا نانک صاحب جی نے کیا اچھا کہا ہے کہ میری کِریا پنڈ تیل وغیرہ کیسے اِس لوگ میں اور پر لوگ میں ہر جگہ ہی جو ایشور کا سچا نام ہے۔ اِسی کا مجھے ادھار ہے۔ سے

ایشور پرماتماں کا جو گُن گا
گاتا ہے یہی گنگا بنارس تیرتھ ہے۔

جس میں آتم رام نہاوے تو تب سچا (اصلی) نہاون یعنی (اشنان) ہوتا ہے۔ کہ جس جگہ رات اور دن یہی بہاو لگے ہوں۔ اب دیکھئے گورو جی نے پہلے تو اِن ہی مذکور افعال (کاریوں) کا نہ کرنا نِندیا میں داخل کیا ہے۔ اور اب خود ہی اِنکا نہ کرنا منظور کیا ہے۔

اب آپ سروتاجن خود ہی وچار لیویں کہ یہ سب باتیں کہانتک ٹھیک ہیں۔ اور یہ جو نندیہ میں داخل کیا ہے۔ کہ براہمن انّ نہ کھائیں۔ جینیوں کے تو براہمن بخوشی انّ کھاتے ہیں۔ بلکہ سِکھوں کے براہمنوں کو انّ کھاتے کم سُنا ہے۔ وہ اپنے سِکھوں کو ہی کھلاتے ہیں۔

پس اب کِس طرح مانا جاوے کہ بابا نانک جی صاحب نے ایسا کہا ہے۔ یا ویسا کہا ہے۔ پس سری مہاستی جی مہاراج نے جب اِن چاروں ہی سوالات کے ایسے

تسلی بخش جوابات دئے۔ تو وہ لوگ نہایت ہی خوش ہوئے اور جو عاقبت اندیش ستھ دہرم کے متلاشی تھے اونہوں نے ستھ آستھ کو پرکھ (شناخت) کر آستھ (جھوٹھ) مارگ کو چھوڑ دیا اور سچے دھرم پر نشچے (یقین) کر لیا۔

پوہ شدی ۱۴

نندیا کے کڑوے پھل

ناظرین یہ کیسے افسوس کا مقام ہے۔ کہ آجکل ایسی روشنی کے زمانہ میں بھی جبکہ شہر بشہر پاٹھ شالائیں اور سکول وغیرہ جاری ہیں۔ لوگ ان ناپائیدار اور جھوٹے اعتراضات (شکوک) پر غور نہیں کرتے۔ کہ جو عاقبت اندیش اور متعصب اشخاص کی جانب سے جین کے خلاف محض عداوت کی وجہ سے ہی پھیلائے گئے ہیں۔ جیسا کہ پچھلی تاریخوں میں چار سوالات کے جوابوں میں ذکر کیا گیا ہے۔ بہت سے جھوٹے کلنک تو مورتی پوجکوں نے عداوت سے لگائے ہیں۔ اور بہت سے ویدک اور پرایک مت والوں نے صرف اس غرض سے لگائے ہیں۔ کہ لوگوں کو جین منیوں کے پوتر اویدیش سننے کے نیک موقعات نصیب نہ ہوسکیں تاکہ وہ آودیا میں ہی پڑے رہیں۔ اور خود اس لائق نہ ہو جائیں۔ کہ

ستھہ آستھہ کی پریکشا (تحقیق) کرسکیں۔ کیونکہ اگر وہ جین بانی کو سُنینگے۔ تو وہ مورتی پوجن وغیرہ کو آگیان رکریا سمجھہ کر چھوڑ دینگے۔ جس سے ہماری روزی میں ہرج ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ۔

مگر قدرت بھی کچھ چیز ہے۔ اسکا قانون ہر جگہ موجود ہے جس کا اثر ہر جگہ پر ہوتا ہے۔ اور گیان امرت کے متلاشی راستی پسند بھی ہر قوم و فرقہ میں موجود ہوتے ہیں ایسے اصحاب بھلا کسی ناعاقبت اندیش کے ورغلانے سے کب اپنے آپ کو ستھہ روپی امرت سے محروم رکھنا پسند کرسکتے ہیں۔ پس جو بکش کی مد (شراب) میں زیادہ متوالے ہو رہے تھے۔ وہ تو اس جال میں بدستور پھنسی ہی رہے۔ مگر جو نربکھش تھے۔ وہ اس گڑبڑ سے اور بھی بڑھ کر دہرم میں درڑہ ہو گئے اور جین کے اگم اور ستیہ نیموں پر نشچہ کرلیا۔ اور کہا کہ جو دیگر لوگ ہم کو منع کر رہے تھے۔ وہ سب درحقیقت غلطی میں ہیں۔ کسی نے کہا بھی ہے۔ ؎

بھلے بھلائی۔ بُرے بُرائی کر دیکھو رے بھائی
چیٹھی دینی براہمن کو ناک کٹائی نائی کا۔

ارکھتہ

کسی نگر میں ایک راجہ کو ایک براہمن کتھا سنایا کرتا تھا۔ راجہ اوسکو ہر روز ایک اشرفی دکھنا میں دیا کرتا تہا ایک حجام (نائی) جو راجہ صاحب کی حجامت کیا کرتا تہا۔ وہ ہی اُس براہمن کا نائی تہا۔ ایک روز وہ نائی براہمن کی حجامت بناتا ہوا کہنے لگا۔ آپ ہر روز سرکار سے جو چاہیئے۔ سو سُنا کر ایک گھنٹہ بہر کتھا کر کے ایک اشرفی لے آتے ہیں۔ ایک روز ایک اشرفی ہم کو بہی دے دیجئے۔ تب براہمن بولا تجھے کس بات کی میں مُفت تو نہیں لیتا۔ میرا دماغ صرف ہوتا ہے۔ ایک گھنٹہ تکلیف اٹھا کر پھر اشرفی پاتا ہوں۔ تب نائی ناراض ہو گیا۔ اور جب راجہ صاحب کی حجامت کو گیا۔ تو چغلی کی کہ اے مہاراج یہ براہمن جو آپکو کتھا سُناتا ہے۔ کہتا ہے کہ مجھ کو راجہ کے منہ سے بدبو آتی ہے۔ اِس لئے میں ناک ڈھانپ کر یعنی ڈھاٹا باندھ کر کتہا کرتا ہوں۔ آپ نے کبھی خیال کیا ہو گا۔ کہ وہ کھلے مُنہ کتھا نہیں کرتا۔ تب راجہ صاحب نے کہا کہ اچھا اوسکی ایسی ناک پتلی ہے تو خیر اب خیال رکھونگا۔ تب وہ نائی پھر پنڈت کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ آج میں راجہ صاحب کی حجامت کرنے گیا تہا۔ تو راجہ صاحب کہتے تھے کہ پنڈت صاحب کتہا تو اچھی کرتے ہیں۔ مگر اُن کے منہ میں سے بو آتی ہے اِس لئے ہم کو نفرت پیدا ہوتی ہے۔ ممکن ہے کہ اور کسی سے کتھا سُننی شروع کریں گے۔ یہ سُن نے ہی میں سیدھا آپ ہی کے پاس آیا ہوں کہ آپ راجہ صاحب کی منشار